از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 اپریل، 1995

حکومت تامل ناڈو و دیگر

بنام

وسانتھا بائی

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

حصولِ اراضی کا قانون، 1894: دفعات 4، 6، 11 اور 11A–وضاحت۔

حصولِ اراضی–ایوارڈ–بنانے کے لیے دو سال کی مقررہ مدت–حساب فہمی–اس مدت کو خارج کرنا جس کے دوران عدالت کی طرف سے کارروائی پر روک لگائی جاتی ہے–بے دخلی پر روک لگانا ایکٹ کے تحت مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف ہے–بے دخلی کے قیام کی مدت کو مقررہ مدت سے خارج کرنا ہو گا۔

حصولِ اراضی کی کارروائی میں حصولِ اراضی کے قانون 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت ایک نوٹیفکیشن 12 اپریل 1988 کو شائع کیا گیا تھا جبکہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 29 اپریل 1980 کو شائع کیا گیا تھا۔ حصول کی کارروائی کو چیلنج کرنے والی مدعاعلیہ کی درخواست کو عدالت عالیہ کے سنگل جج نے 18 جون 1992 کو خارج کر دیا تھا جس کے خلاف ایک رٹ اپیل کو ترجیح دی گئی تھی۔ تاہم، رٹ پٹیشن زیر التواء، مدعاعلیہ نے 19 اکتوبر 1990 کے حکم کے ذریعے بے دخلی کی روک حاصل کی اور اپیل زیر التواء جاری تھی۔ ڈویژن بنچ نے مدعاعلیہ کی اپیل کو منظور کیا اور دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ بے دخل کرنے پر روک لگانے کا حکم مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف نہیں ہے اور نہ ہی اس نے حصولِ اراضی کے افسر کو دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کے مطابق مزید کارروائی کرنے سے روکا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ جیسا کہ دفعہ 11A کے تحت، اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کی مدت کے اندر ایوارڈ دیا جانا چاہیے اور چونکہ اس مدت کے اندر ایوارڈ نہیں دیا گیا تھا اس لیے دفعہ 4(1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن اور اعلان ختم ہو گیا تھا۔

ریاست کی اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ 1. حصولِ اراضی (ترمیم) ایکٹ، 1894 کی دفعہ 11A جیسا کہ حصولِ اراضی (ترمیم) ایکٹ کے ذریعے قانون پر لایا گیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ کلکٹر اعلامیے کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کی مدت کے اندر دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دے گا اور اگر اس مدت کے اندر کوئی ایوارڈ نہیں دیا جاتا ہے تو زمین کے حصول کی پوری کارروائی ختم ہو جائے گی۔ وضاحت میں مزید کہا گیا ہے کہ دفعہ میں مذکور دو سال کی مدت کا حساب لگانے میں وہ مدت خارج کر دی جائے گی جس کے دوران مذکورہ اعلامیے کے مطابق کوئی کارروائی یا کارروائی عدالت کے حکم سے روک دی گئی ہو۔ بے دخلی کی روک دفعہ 11 کے تحت کی جانے والی مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف ہے اور دفعہ 11A کی وضاحت اس طرح کے حکم کا احاطہ کرتی ہے اور دفعہ 11A کے ذریعہ مقرر کردہ دو سال کی مدت کا حساب لگانے میں قیام کی پوری مدت کو خارج کرنا پڑتا ہے۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے واضح طور پر اس کے برعکس نظریہ اختیار کرنے میں غلطی کی تھی۔

وائی این نینڈولیا بنام ریاست گجرات، [1991] 4 ایس سی سی 531 اور سنگپا جی سجن بنام ریاست کرناٹک، [1994] 4 ایس سی سی 145، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4608، سال 1995۔

مدراس ہائی کورٹ کے 6.4.93 کے فیصلے اور حکم سے ڈبلیو اے نمبر 1079، سال 1992 میں۔

نرنجنا سنگھ، (مس اے سبھا شینی،) ارپو تھم کے لیے، ارونا اینڈ کمپنی اپیل گزاروں کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے آر موہن، بنام جی پرسم اور آر نیڈ مارن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حصول اراضی قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 12 اپریل 1988 کو گزٹ میں شائع کیا گیا تھا، جس میں تمل ناڈو ریاست کے چنگئی انا ضلع کے سری پیرمپودور تعلقہ کے مدیویلا گام گاؤں کے سروے نمبر 84/1-1B اور 85/1-B کی 0.87.0 ہیکٹر زمین عوامی مقصد کے لئے حاصل کی گئی تھی۔ سیکشن 5A کے تحت تحقیقات کرنے کے بعد سیکشن 6 کے تحت اعلامیہ 29 اپریل 1989 کو گزٹ میں شائع کیا گیا اور مقامی اشاعت 2 مئی 1989 کو کی گئی۔

نوٹیفکیشن اور اعلامیے کی صداقت پر سوال اٹھاتے ہوئے مدعا علیہ نے تحریری درخواست نمبر 12888/90 دائر کی۔ 18 جون 1992 کو عدالت عالیہ کے سنگل جج نے رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا۔ تحریری اپیل نمبر 1079/92 دائر کی گئی تھی۔ رٹ پٹیشن زیر التواء، مدعا علیہ نے 19 اکتوبر 1990 کے حکم کے ذریعے بے دخلی کی روک حاصل کی تھی اور یہ اپیل زیر التواء جاری تھی۔ جب رٹ اپیل حتمی سماعت کے لیے آئی تھی، تو اٹھائے گئے تنازعات میں سے ایک، جس نے ڈویژن بنچ کو قبولیت کے لیے راضی کیا، یہ تھا کہ دفعہ 11A کے تحت، اعلان کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کی مدت کے اندر ایوارڈ دیا جانا چاہیے، اور چونکہ اس مدت کے اندر ایوارڈ نہیں دیا گیا تھا، اس لیے دفعہ 4(1) اور 6 کے تحت نوٹیفکیشن ختم ہو گئے۔ 6 اپریل 1993 کے حکم کے ذریعے اس نتیجے پر، اپیل کی اجازت دی گئی اور دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلان کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

ایکٹ کی دفعہ 11A، جیسا کہ لینڈ ایکوزیشن (امینڈمنٹ) ایکٹ 68/84 کے ذریعے قانون میں لایا گیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ کلیکٹر اعلامیے کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کی مدت کے اندر دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دے گا اور اگر اس مدت کے اندر کوئی ایوارڈ نہیں دیا جاتا ہے تو زمین کے حصول کی پوری کارروائی ختم ہو جائے گی بشرطیکہ ایسی صورت میں جہاں مذکورہ اعلامیہ لینڈ ایکوزیشن (امینڈمنٹ) ایکٹ 1984 کے آغاز سے پہلے شائع کیا گیا ہو، ایوارڈ اس طرح کے آغاز سے دو سال کی مدت کے اندر دیا جائے گا۔ وضاحت میں مزید کہا گیا کہ دفعہ میں مذکور دو سال کی مدت کا حساب لگانے میں، اس مدت کو خارج کر دیا جائے گا جس کے دوران مذکورہ اعلامیے کے مطابق کوئی کارروائی یا کارروائی عدالت کے حکم سے روک دی گئی ہے۔ ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے بے دخل کرنے پر روک لگانے کا حکم مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف نہیں ہے اور نہ ہی اس نے حصولِ اراضی کے افسر کو دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کے مطابق مزید کارروائی کرنے سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

روکا ہے۔ چونکہ مقامی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کی مدت کے اندر کوئی ایوارڈ نہیں دیا گیا تھا، اس لیے کارروائی ختم ہو گئی۔

پارلیمنٹ نے حصولِ اراضی کے افسر کی طرف سے ایوارڈ دینے میں بے حد تاخیر کو روکنے کے لیے دفعہ 11A نافذ کی۔ لازمی حصول کے تحت حاصل کی گئی زمین کے لیے ادا کی جانے والی قیمت دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ کے مطابق موجودہ قیمت ہے۔ ایوارڈ دینے میں تاخیر مالک کو اپنی جائیداد سے مستفید ہونے یا اس زمین سے نمٹنے سے محروم کرتی ہے جس کا قبضہ پہلے ہی لے لیا گیا ہے، اور ایوارڈ دینے میں تاخیر، مالک اراضی کو ان کہی مشکلات کا شکار کرے گی۔ مالک اراضی یا زمین میں دلچسپی رکھنے والے شخص کی مشکلات کو دور کرنے اور ایوارڈ دینے میں حصولِ اراضی کے افسر کی طرف سے ہونے والی خامیوں کو دور کرنے کے لیے، دفعہ 11A نافذ کی گئی تھی جس میں تیزی سے ایوارڈ دینے کا حکم دیا گیا تھا۔ لہذا، اشاعت کی آخری تاریخوں سے دو سال کی بیرونی حد مقرر کی گئی، جس کا تصور ایکٹ کے دفعہ 6 میں کیا گیا تھا۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو ایکٹ کے تحت حصول کی تمام کارروائیاں ختم ہو جائیں گی اور مالک اراضی یا زمین میں دلچسپی رکھنے والے شخص کو آزاد کر دیا جائے گا کہ وہ زمین کو غیر منسلک زمین کے طور پر لے سکے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ حصول کی کارروائی پر عدالت میں سوال اٹھایا جاتا ہے، پارلیمنٹ نے دفعہ 11A کی وضاحت نافذ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جس مدت کے دوران دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی پیروی میں کی گئی کارروائی یا کارروائی پر عدالت کے حکم سے روک لگائی گئی ہے، اسے خارج کر دیا جائے گا۔

سوال یہ ہے کہ کیا بے دخلی پر روک ایکٹ کے تحت کارروائی پر روک ہے تاکہ حصولِ اراضی کے افسر کو ایوارڈ دینے کے قابل نہ بنایا جا سکے؟ وائی این نینڈولیہ بنام ریاست گجرات، [1991]4 ایس سی سی 531 میں، حقائق یہ تھے کہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے پر آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن دائر کر کے سوال اٹھایا گیا تھا۔ اس کے تصفیے تک زمین سے بے دخل کرنے کی روک دی گئی۔ دریں اثنا، جب ایوارڈ کی کارروائی کی جا رہی تھی، تب اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ چونکہ ایوارڈ دو سال کے اندر نہیں دیا گیا تھا، اس لیے افسر کو ایوارڈ پاس کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ جب اسے خارج کر دیا گیا اور ایوارڈ دیا گیا تو ایوارڈ پر سوال اٹھاتے ہوئے ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی گئی۔ گجرات عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 11A کی وضاحت صرف ایوارڈ پر روک لگانے تک محدود نہیں تھی؛ اور چونکہ اس زبان کو وسیع پیمانے پر لکھا گیا تھا، اس کا احاطہ اس کے دائرہ کار میں کیا گیا تھا، اس پورے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

عرصے کے دوران جس کے دوران دفعہ 6 کے تحت اعلامیے یا بے دخلی کے مطابق کی گئی کسی کارروائی یا کارروائی پر کسی مجاز عدالت نے روک لگادی ہے۔جب اس کی درستگی کو چیلنج کیا گیا تو اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ "مذکورہ شق کا فائدہ حاصل کرنے کے لیے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ فائدہ طلب کرنے والے مالک اراضی نے عدالت سے کوئی حکم حاصل نہیں کیا ہو گا جس میں مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی پیروی میں کسی کارروائی یا کارروائی پر روک لگائی گئی ہو تاکہ وضاحت صرف ان مالک اراضیوں کے معاملات کا احاطہ کرے جو عدالت سے کوئی حکم حاصل نہیں کرتے ہیں جس سے ایوارڈ دینے یا حاصل کردہ زمین پر قبضہ کرنے میں تاخیر یا رکاوٹ پیدا ہو۔"اس عدالت نے عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کو درست قرار دیا۔

سنگپا جی سجن بنام ریاست کرناٹک،[1994]4 ایس سی سی 145 میں، دفعہ 6 کی وضاحت 1 اور دفعہ 4(1) کے پہلے فقرہ کی وضاحت 1 سے پہلی شق کے تحت تاخیر کی مدت کے سلسلے میں یہی سوال غور کے لیے سامنے آیا۔جب دفعہ 4(1) کے تحت کارروائی پر روک لگادی گئی تھی اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے پر بھی روک لگادی گئی تھی، تو کیا اس مدت پر غور کیا گیا تھا جس کے دوران قیام کو خارج کرنا ہے اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ:

"دوسرے لفظوں میں، ترمیم سے پہلے کے قانون کے تحت دفعہ 6(1) کے تحت اعلامیہ دفعہ 4(1) کی اشاعت کی تاریخ سے تین سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد شائع نہیں کیا جائے گا اور ترمیم قانون کے آغاز کے بعد، ریاست کو نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد دفعہ 6(1) کے تحت اعلامیہ شائع کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔اس کی وضاحت 1 میں پہلی شق میں مذکور مدت کے حساب کا طریقہ یا طریقہ فقرہ کیا گیا ہے، یعنی وہ مدت جس کے دوران دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق "کوئی کارروائی یا کارروائی" کی جائے گی جسے "عدالت کے حکم سے روک دیا گیا ہے" خارج کر دیا جائے گا۔دوسرے لفظوں میں، عدالت کی طرف سے دی گئی روک کے حکم کی مدت کو خارج کر دیا جائے گا۔تسلیم شدہ طور پر، دونوں مواقع پر زیر التواء رٹ پٹیشن نے عدالت عالیہ نے "بے دخلی پر روک" دے دی۔مانا جاتا ہے کہ دفعہ 4(1) کے تحت جاری اور شائع کردہ نوٹیفکیشن کی صداقت یا استحکام عدالت عالیہ کے سامنے عدالتی فیصلہ کا موضوع ہے۔جب تک رٹ پٹیشنوں کو نمٹا نہیں دیا جاتا یا اس کے بعد کی اپیلیں، بے دخلی کی روک نافذ تھی۔اگرچہ دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت پر پابندی لگانے کے لیے کوئی مخصوص ہدایت نہیں ہے، لیکن دفعہ 4(1) کے نوٹیفکیشن کی قانونی حیثیت کا عدالتی فیصلہ ہونے تک دفعہ 6(1) کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اعلامیے کو شائع کرنے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہو گا۔ اگر کارروائی کو پہلے سے روکنے کے لیے کوئی کارروائی کی جاتی ہے، تو اسے یا تو "غیر ضروری جلد بازی" یا "عدالت کے عدالتی عمل کو ختم کرنے" کی کارروائی کے طور پر بدنام کیا جائے گا۔ لہٰذا، جس مدت کے دوران ہائی کورٹ کی جانب سے دیے گئے قبضے کے حکم کو نافذ کیا گیا تھا، اسے حصول اراضی قانون کے پہلے فقرے کی شق (1) کے تحت شامل تین سال کی مدت کی گنتی میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ جب اس طرح شمار کیا جاتا ہے، تو دوسرے موقع پر شائع ہونے والا اعلامیہ بالکل درست ہوتا ہے۔ ان حالات میں ہمیں 17 مئی 1984 کی دفعہ 6 کے تحت شائع ہونے والے نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دینے کا کوئی جواز نہیں ملتا۔ جائزے کی درخواستیں اسی کے مطابق خارج کر دی جاتی ہیں۔ کوئی اخراجات نہیں۔"

مذکورہ بالا معاملات میں تناسب اس معاملے کے حقائق پر واضح طور پر لاگو ہو گا۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے واضح طور پر اس کے برعکس نظریہ اختیار کرنے میں غلطی کی تھی۔ لہٰذا ہم یہ مانتے ہیں کہ بے دخلی کی روک دفعہ 11 کے تحت کی جانے والی مزید کارروائی پر روک لگانے کے مترادف ہو گی اور دفعہ 11A کی وضاحت میں اس طرح کے حکم کا احاطہ کیا گیا ہے اور دفعہ 11A کے ذریعے مقرر کردہ دو سال کی مدت کا حساب لگانے میں قیام کی پوری مدت کو خارج کرنا ہو گا۔

اس کے بعد سینئر وکیل شری آر موہن نے دلیل دی کہ رٹ اپیل میں دیگر نکات اٹھائے گئے ہیں اور ان کا فیصلہ ڈویژن بنچ کے ذریعے کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ اس نے نوٹ کیا ہے۔ ریکارڈ سے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ واحد جج کے سامنے دلیل دینے اور خارج کرنے کا واحد نقطہ یہ تھا کہ کیا مدراس میٹروپولیٹن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ مقامی اتھارٹی نہیں ہے؟ اس سوال کی ڈویژن بنچ کے سامنے بھی تشہیر کی گئی۔ لہٰذا، چونکہ عدالت عالیہ نے اس نکتے کا فیصلہ نہیں کیا تھا، اس لیے قانون کے مطابق فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ یہ معاملہ قانون کے مطابق مذکورہ بالا نکتے کے فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document